ملک بھر کے اساتذہ اور معلمین سے ملاقات ـ 2 /May/ 2023

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے آج صبح ملک بھر کے اساتذہ اور معلمین کی ایک بڑی تعداد سے ملاقات میں اساتذہ کو مستقبل کے معماروں اور "نوجوان اور نوجوان نسل" کے قیمتی اثاثے کی پرورش کرنے والا قرار دیا۔ تعلیمی نظام کے اصول و قواعد کی وضاحت کرتے ہوئے، انہوں نے کہا: نظام کو اساتذہ سے اپنی توقعات کے مقابلے میں، اساتذہ کے مختلف مسائل کے سلسلے میں خود کو واقعی طور سے ذمہ دار محسوس کرنا چاہیے۔

حضرت آیت اللہ العظمی خامنہ ای نے اساتذہ کے طبقے کو ملک کے بہترین اور اعلیٰ طبقے میں شمار کیا اور ملک کے تمام شہروں اور دیہاتوں میں ان بردبار، محنتی اور پرعزم مجاہدین کی کوششوں کا شکریہ ادا کیا اور مزید فرمایا: باشعور، علمی، فکری اور منطقی، دیانت دار، با ارادہ اور ملک کے مستقبل کی تعمیر کے لیے "اسلامی اخلاقیات سے مزین اور قومی ذمہ داریوں سے آگاہ" نسل کی پرورش کی اہمیت اور قدر و قیمت کا موازنہ کسی اور کام سے نہیں کیا جا سکتا۔
قائد انقلاب نے شہید مطہری کی کو ایک "حقیقی اور کامل استاد" کے مصداق کے طور پر یاد کرتے ہوئے اور اساتذہ کو ان کی کتب سے استفادہ کرنے کی تلقین کرتے ہوئے پچھلے 45 سالوں میں مختلف امتحانات میں تقریباً 5 ہزار شہید اساتذہ کو اساتذہ کے طبقے کے قابل فخر پہلو کے طور پر شمار کیا اور مزید کہا: محترم اساتذہ، قوم کے بچوں کی اس طرح پرورش کریں جیسے وہ اپنے بچوں کے لیے آرزو رکھتے ہیں اور انہیں "کامیاب، کامران، عقلمند، قابل اور باوقار رویے کے حامل" بنائیں جو کہ پڑھانے کے ساتھ ساتھ اساتذہ کے رویے اور کردار سے بھی وجود میں آئے گا۔

حضرت آیت اللہ العظمی خامنہ ای نے اساتذہ سے طلباء کو مساجد اور انجمنوں جیسے بابرکت مراکز میں شرکت کی ترغیب دینے کی ایک اور توقع کا اظہار کیا اور فرمایا: طلباء کی اسکولوں میں موجودگی کے پڑھائی کے علاوہ اور بھی برکات ہیں جن کا حصول آنلائن کلاسز سے ناممکن ہے۔ اس کے علاوہ کورونا، ہنگاموں، فسادات اور سڑکوں پر عدم تحفظ پیدا ہونے اور کچھ دیگر مسائل کی وجہ سے تعلیم کا عمل متاثر ہوا ہے۔
رہبر معظم انقلاب اسلامی نے ملک کے ذہین نوجوانوں میں "ایرانی اسلامی تشخص اور قومی حمیت" کے احساس کو زندہ کرنے کو ایک بنیادی کام قرار دیا اور فرمایا: اس عمل میں فارسی زبان، ملک کے پرچم اور ایرانی ہونے پر فخر و عزت ک احساس اہم ہیں، جو یقیناً مشوروں اور باتوں سے مسائل حل نہیں ہو سکتے، بلکہ طلباء کو ثقافتی، سائنسی اور تاریخی ورثے اور قابل فخر شخصیات کے ساتھ حقیقی طور سے آشنا کیا جائے۔

انہوں نے اساتذہ سے توقعات کا اظہار کرنے کے بعد اساتذہ کے طبقے کے تئیں حکومت کی ہمہ جہتی احساس ذمہ داری کو حقیقی ضرورت قرار دیا اور کہا: اساتذہ کا معاش بہت اہم ہے لیکن اساتذہ کے مسائل صرف معاشی نہیں ہیں۔ اس کا ایک وسیع حلقہ ہے، جس میں مہارت سیکھنا، تجربات کا منتقل ہونا اور فرہنگیان یونیورسٹی کی دیکھ بھال شامل ہے۔
تعلیم و تربیت کے اہم مسائل کے بارے میں رہبر انقلاب نے تعلیم کی مدد اور کردار کے بغیر ملک کی جامع ترقی کے مشکل اور پیچیدہ مراحل سے گزرنا ناممکن سمجھا اور ملک کے انتظامی نظام میں اس مرکز کے عظیم مقام کو سمجھنے کی اہمیت پر زور دیا، انہوں نے مزید کہا: ماضی میں بعض حکام کی سٹریٹجک غلطی بدقسمتی سے یہ تھی کہ وہ تعلیم و تربیت کی اہمیت اور اثر و رسوخ کا ادراک نہیں رکھتے تھے اور اس مجموعے کے بجٹ کو ایک بے فائدہ اور بیکار خرچ کے طور پر دیکھتے تھے۔
آیت اللہ خامنہ ای نے ملک کے مسائل کے حل کے لیے اسکول کی اہمیت کے بارے میں بہت سے ماہرین اور اہل

نظر کی متفقہ رائے کا ذکر کرتے ہوئے مزید کہا: جیسا کہ یہ ماہرین کہتے ہیں کہ اگر ہم نے 20 سال پہلے اسکول کے مسئلے کو حل کیا ہوتا تو آج بہت سے مسائل نہ ہوتے۔ لہٰذا، اس کا حل اسکولوں کی اصلاح کے لیے مناسب منصوبہ بندی اور سنجیدہ کوششوں میں مضمر ہے، اور تمام عہدیداروں، فیصلہ سازوں، منتظمین اور عوامیہ حلقوں کو تعلیمی نظام کی اہمیت کو سمجھنا چاہیے۔

رہبر انقلاب نے شعبہ تعلیم کے انتظام میں مسلسل تبدیلیوں پر تنقید کرتے ہوئے کہا: وزیر کی مسلسل تبدیلی سے اس عظیم مرکز کا نظام متاثر ہوتا ہے۔ خاص طور پر، وزیر کی تبدیلی کے نتیجے میں بعض اوقات سیکرٹری، منتظمین اور یہاں تک کہ اسکول کے پرنسپل بھی تبدیل ہو جاتے ہیں۔
"تعلیم کے ڈھانچے، مواد اور نصاب کو ملکی ضروریات کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت" ایک اور اہم نکتہ تھا جس پر رہبر انقلاب نے زور دیا اور فرمایا: ملک کو ہنرمند کارکنوں کی اتنی ہی ضرورت ہے جتنی اسے مفکرین اور سائنسدانوں کی ضرورت ہے، لیکن اب، کیا اسکولوں میں مہارتی، فنی اور پیشہ ورانہ تعلیم اور رائج تعلیم کے درمیان متوازن تناسب ہے؟ اور یونیورسٹی تک پہنچنے کے لیے اسکول اور ہائی اسکول سے گزرنے والی راہداری اور انسانی وسائل کی ملک کے مختلف شعبوں میں تقسیم، آیا مناسب ہے؟

آیت اللہ خامنہ ای نے حکام کو تعلیم کے موجودہ راستے پر غور و فکر کرنے اور ملک کے لیے اس کی پیداواری صلاحیتوں کا جائزہ لینے کی تاکید کی اور مزید فرمایا: تعلیم کی بنیادی پالیسی مفید علم کی تعلیم دینا اور ملک کی آج اور کل ضروریات کو پورا کرنا ہونا چاہیے۔
"شعبہ تعلیم کی بنیادی اصلاحی دستاویز" ایک اور بنیادی مسئلہ تھا جس کے بارے میں قائد انقلاب نے حکام کو پانچ تاکیدات کیں: "پہلی، اصلاحی دستاویز پر مسلسل تجدید نظر اور اسے اپ ڈیٹ کیا جانا چاہیے"۔ "دوسری، اصلاحی دستاویز کی پرزور حمایت کریں اور اس کے نفاذ میں تعاون"۔ "تیسری، اصلاحی دستاویز جو ایک ٹھوس اور اچھی دستاویز ہے، اس کے لیے کوئی متبادل یا مدمقابل پیدا نہ کیا جائے۔" "چوتھی، مراکز سے اسکولوں میں تبدیلی کی دستاویز کے نفاذ کے لیے ایک تفصیلی روڈ میپ تیار کریں اور حکومت اور پارلیمنٹ میں اس کی حمایت کریں" اور "پانچویں، روڈ میپ میں قابل پیمائش اشاریے متعین کیے جائیں جن کی بنیاد پر اس کے نفاذ کی پیش رفت کی مسلسل نگرانی کی جائے۔"
تعلیم کے اہم مسائل میں سے ایک اور مسئلہ جس پر آیت اللہ خامنہ ای نے توجہ دی وہ "اساتذہ کی بھرتی" کا اہم مسئلہ تھا۔

انہوں نے ماضی میں درست تخمینوں کے فقدان کی وجہ سے اساتذہ کی قلت کا ذکر کرتے ہوئے کہا: ملک بھر میں بہت سے اساتذہ جان مار رہے ہیں، لیکن ہمیں اب بھی پرعزم اور باصلاحیت اساتذہ کی کمی کا سامنا ہے، جس کے حل کے لیے مزید کوششیں کرنا ہوں گی۔ اساتذہ کی تربیت کے ادارے خصوصاً فرہنگیان یونیورسٹی میں انفراسٹرکچر اور صلاحیتوں کو مضبوط بنانے کے لیے سرمایہ کاری کے ساتھ ساتھ تجربہ کار، وفادار اور پرانے اساتذہ کا استفادہ لازم ہے۔
رہبر معظم انقلاب نے اساتذہ کی پیشہ ورانہ خدمات کے دوران ان کی پیشہ ورانہ اور عمومی قابلیت کی مسلسل نگرانی اور اوائل سروس ہونے والے انتخاب کو کافی نہ سمجھنا بھی ضروری جانا اور فرمایا: انتخاب کے معیارات میں کمی نہ لائی جائے۔

"پرکشش، جدید اور جدید نصابی کتابوں کی تالیف" ایک اور ضرورت تھی جس کے بارے میں آیت اللہ خامنہ ای نے فرمایا: تمام شعبوں کی نصابی کتابیں ایسی ہونی چاہئیں کہ نوجوان نسل ان کو پڑھنے کے لیے مشتاق ہو۔

انہوں نے اسلامی تعلیمات اور اسلامی و ایرانی علماء کے تعارف اور ایران کی تاریخ میں علمی و سائنسی ایجادات کے موجدین کی شمولیت کو بدلتے ہوئے زمانے کے مطابق نصابی کتب میں تجدید نظر کے ضروری کاموں میں شمار کیا اور کہا: بعض لوگ بدلتے وقت کا مطلب اصولوں میں تبدیلی کرتے ہیں۔ جبکہ انصاف و عدل اور محبت جیسے اصول کبھی نہیں بدلتے، بلکہ تحریر اور اظہار کے اسلوب اور طریقے جیسے ظاہری عناصر بدلے جا سکتے ہیں۔

اس ملاقات میں رہبر معظم انقلاب کی آخری نصیحت یہ تھی کہ اسکولوں میں تربیتی امور پر توجہ دی جائے، انھوں نے محکمہ تعلیم میں اس مسئلے پر دی جانے والی توجہ کو سراہتے ہوئے فرمایا: یقیناً تربیتی امور پر بھی توجہ اسکولوں میں مشاہدہ کی جانی چاہیے۔ لیکن ابھی اس کا بہت کم اثر ہے، ایسا نہیں ہو سکا ہے اور بہت سے سکولوں میں تربیتی عملہ نہیں ہے، یقیناً تربیتی کام بھی اس پرکشش انداز میں ہونا چاہیے کہ بچے بھاگ نہ جائیں۔
آیت اللہ خامنہ ای نے اس ادارے میں معاملات کی فیصلہ کن اور بہتر پیشرفت کے لیے جلد از جلد محکمہ تعلیم کے مسئول کے تعین پر تاکید کرتے ہوئے فرمایا: ہم تعلیم کے مستقبل اور محترم اساتذہ کے عظیم کارناموں کے لیے پر امید ہیں۔
اس نشست کے آغاز میں قائم مقام وزیر تعلیم جناب صحرائی نے گزشتہ سال کی سرگرمیوں اور اس وزارت کے مستقبل کے منصوبوں کے بارے میں رپورٹ پیش کی۔

اصلاحی دستاویز کا نفاذ، اساتذہ کی درجہ بندی کے قانون کے نفاذ کے مراحل کو مکمل کرنا، نصابی کتب کو بہتر بنانا اور مہارتی علوم کی تعلیم میں وسعت، طلبہ کی شناخت اور طرز زندگی کے لیے تربیتی نظام کو اپ ڈیٹ کرنا، تعلیم سے محروم رہ جانے والوں کی دیکھ بھال، سرکاری اسکولوں کے معیار میں اضافہ، یونیورسٹی میں شعبہ تربیت اساتذہ کیلئے خصوصی اینٹری ٹیسٹ اور ایک خصوصی تربیتی کیمپس کا قیام قائم مقام وزیر تعلیم کی رپورٹ کے اصلی نکات میں سے ایک تھا۔